AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مشاجرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں صحیح موقف

THE CORRECT STANCE ON THE DISPUTES AMONG THE COMPANIONS

(رضوان اللہ علیہم اجمعین)

ڈاکٹرعتیق الرحمن عبداللہ بلتستاني

Abstract

Whoever among the Muslims had the honor of accompanying Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) or saw him is considered a Companion (Sahabi).
All the Companions hold the highest ranks of virtue and status. Their merits and excellence have been mentioned countless times in the Holy Quran and authentic Hadiths. Therefore, it is essential to have faith in their absolute integrity and noble character.
It is inappropriate to discuss or delve into the disputes that arose among the Companions. Rather, one should remain silent regarding them. No one should criticize them under any pretext, as speaking ill of them is sheer misguidance. The differences between the two groups of Companions were based on independent reasoning (ijtihad), with each side believing they were on the right path. In this regard, all the Companions had reached the highest level of ijtihad, and they will not be held sinful for any mistakes in their judgments. Even if an error was made by any of them, they will still be rewarded.
Though they were not infallible, they were certainly protected from all forms of evil. If any of them committed a mistake or a sin, they will be forgiven because they are the most deserving of divine forgiveness and the intercession of the Prophet. (peace and blessings be upon him)

.**Keywords:**Muslims, The Holy Quran, Companions, independent reasoning, rewarded

تمہید:

اُمت مسلمہ کے سب سے افضل اور ارفع شخصیات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اُجمعین ہیں-

کتاب و سنت میں اہل ایمان کے جسقدر امتیازي صفات وخصائص ذکر ہوئے ہیں وہ بدرجہ اتم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں متوفر پائے جاتے ہیں-

مسلمان کسی سے بہي عقیدت ومحبت رکھتا ہے تو اسکا اصل وجہ اللہ کے رسول سے محبت ہوتی ہے لہذا صحابہ کرام سے محبت اسی لیے کرتے ہیں کہ انکے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے جس کی علامات یہ ہے کہ ہر اسلام کا دعویدار رسول- صلی اللہ علیہ وسلم- کے صحابہ کرام سے بھی محبت کرتے ہیں.

صحابہ کرام کیساتہ عقیدت رکھنے کے معاملے کو ائمہ کرام نے عقیدے کے بہت اہم مسائل میں شمار کیاہے اور یہ اس وقت ہوا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

جب بعض لوگوں کے جانب سے ان مبارک ہستیوں کے درمیان وقوع پزیر ہونے واقعات کو بیناد بناکر انکے شان میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کیے گیے کیونکہ قرآن اور رسول اکرم -صلی اللہ علیہ وسلم- کے بارے شک پیدا کرنا مشکل تھا ہمارے پاس قرآن اور سنت دونوں کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے پہنچایا ہے، اصل میں انکا ہدف صحابہ کرام پر اعتراض کرنے کے بعد کتاب وسنت کي حیثیت کو کم کرنا تہالہذا اصحاب رسول- صلی اللہ علیہ وسلم- ایسے لوگوں کے لئے چور راستہ تھا جس سے انھوں نے انکے شان میں تنقیص کی کوشش کی، اور ان پر تنقید اور جرح کو درست تصور کرنا شروع کیا(1).

اس مختصر مقالے میں راقم نے یہ بیان کرنے کي کوشش کي ہے کہ صحابہ کرام کے درمیان وقوع پزیر ہونے واقعات کے متعلق صحیح موقف کیاہے اور مسلمانوں کا اس حوالیے سے کیا نظریہ ہونا چاہیے؟

اس سلسلے میں سب سے پہلے صحابہ کے بارے میں چند بنیادي مقدمات جاننا ضروري تاکہ اس بارے میں درست موقف تک پہنچا جا سکیے-

- صحابہ کرام سے مراد وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو، یاحالتِ ایمان میں نبي کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو- اور وہ اسلام پر ہی انکا وفات ہوا ہو(2).
- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب عادل ہیں- ان میں سے کسي کے ساتہ کسي بہي صورت میں تنقید کی کوئی گنجائش بالکل نہیں(3). جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالی نے لوگوں کے دلوں کی جانب دیکھا تو ان میں سب سے بہترین دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا چنانچہ اللہ تعالی نے انہیں اپنے لئے خاص کر لیا اور اپنا پیغمبر بنایا، پھر آپکے بعد تمام لوگوں کے دلوں کو ایک بار پھر پرکھا تو اصحابِ محمد کا دل سب سے اچھا پایا اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء بنایا، جو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جھاد کرتے ہیں(4)-
- صحابہ کرام اجتہاد کے أعلی درجہ پر فائز تھے، لہذا کسي بھي اجتہادی خطاؤں کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوں گے اگر ان میں سے کسی سے کوئی خطا بھی ہو گئی تو بھی عند اللہ ماجور ہوں گیں لیکن وہ سب معصوم نہیں مگر وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ ضرور ہیں، اگر ان میں کسی سے بہي کوئی غلطي یا گناہ وغیرہ ہو گیا ہو تو ان کی مغفرت ہو جائے گی اس لیے کہ وہ مغفرت اور شفاعت نبوی کے سب سے زیادہ حقدار ہیں(5).
- تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اپنے دل اور اپنی زبان کو بالکل پاک وصاف رکھنا ضروري ہیں- انکے غلطیوں اور عیبوں کے پیچھیے نہیں پڑہنے چاہیے- بلکہ انکے محاسن اور خیر کي چیزوں کو لوگوں مپں پہیلانے چاہیے – اس حوالے سے نبي حضرت محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا: ((من سبِّ أصحابي فعلیه لعنة اللہ والملائكة والناس أجمعین، لایقبل اللہ منه صرفا ولا عدلا))(6). جو شخص میرے صحابہ کو برا بلا یا گالي دیے اس پر اللہ تعالٰی، فرشتوں اور سب لوگوں کی طرف سے لعنت۔ اللہ تعالٰی نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مشاجرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں صحیح موقف:

صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے جو **مشاجرات** کے واقعات انکے طرف نسبت کیجاتی ہے وہ تین طرح کے امور سے خالی نہیں ہو سکتا۔

پہلا قسم: نسبت کیے جانے والے واقعات کا سند درست نہیں بلکہ اکثر واقعات اسی قسم کا ہوتا ہے لہذا اسکا حکم بغیر کسی شک وشبہ قابل قبول نہیں ہو سکتا.

دوسرا قسم: نسبت کیے جانے والے واقعات کا سند درست ہے لیکن اسکے لیے اچھا محمل ہے اس کا حکم یہ ہو گا اسکو اسی اچھی محمل پر محمول کیا جایے۔

تیسرا قسم: نسبت کیے جانے والے واقعات کا سند صحیح ہے لیکن اسکے لیے اچھا محمل تلاش کرنا ممکن نہیں اس وقت اس کا حکم یہ ہو گا اس واقعہ کو ان کے اجتہاد پر محمول کیا جائے کہ انہوں نے کوئی اپنی درست تاویل کے مطابق کیا ہو جو سہ ہم سے ہر ایک کو معلوم نہ ہو(7)۔اس حوالے سے امام سفارینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فکل ما صح مما جری بین الصحابۃ الکرام وجب حملہ علی وجہ ینفی عنھم الذنوب والآثام"(8) جتنے بھی واقعات جنکی نسبت صحیح سند سے صحابہ کرام کیطرف کیجاتی ہے ان تمام واقعات کیلیے درست وجہ تلاش کرنا ضروری ہے تا کہ ان سے تمام شکوک وشبہات اور گناہ وغیرہ دور ہو.

مشاجرات صحابہ کرام کے بارے میں تمام علماء محققین کا متفقہ علیہ فیصلہ ہیں کہ ان معاملات من غور وخوض نہ کیا جائیں بلکہ ان امور کے متعلق خاموشی اختیار کرنا واجب ہیں کیونکہ ان امور کے سلسلے غور وخوض کرنے سے انکے متعلق غلط سوچ پیدا ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالی ان تمام صحابہ کرام کے متعلق فرمایا: (رَضِيَ اللہُ عَنْھُمْ وَرَضُواعَنْہُ)(سورہ البینہ-8) اللہ تعالی ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔

مشاجرات صحابہ کرام کے بارے میں کے بارے میں چند بنیادی مقدمات جاننا ضروری ہے:

صحابہ کرام میں جو آپسی اختلاف اور جنگیں ہوئیں اس پر سکوت اختیار کرے؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "إذا ذُکر أصحابي فأمسکوا، وإذا ذکرت النجوم فأمسکوا، وإذا ذکر القدر فأمسکوا)"(9)، جب میرے اصحاب کا (یعنی ان کے باہمی اختلافات وغیرہ کا) ذکر چھڑے تو باز آجاوٴ، اور جب ستاروں کا ذکر چھڑے تو باز آجاوٴ، اور جب تقدیر کا ذکر چھڑے تو رک جاوٴ، (یعنی اس میں زیادہ غور وخوض اور بحث ومباحثہ نہ کرو)۔

(1) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جو باہمی نزاعات اور مشاجرات ہوئے ہیں ان پر لب کشائی مناسب نہیں-کیوں کہ تمام صحابہ کرام اسلام کے لیے مخلص، اور حق گوئی وحق طلبی کے لیے کوشاں تھے(10)۔

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے اجتہادی خطاوٴں کے وقوع سے کسی کو انکار نہیں کیوں کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم عن الخطاء نہیں ہیں بلکہ ان سے صغیرہ اور کبیرہ گناہ سرزد ہو سکتے تھے لیکن وہ ایمان میں سبقت لے جانے والے تھے اور انکے ایسے فضائل ہیں کہ ان سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اس پہ انکی مغفرت یقینی ہیں اور یہ فضل انکے علاوہ کسی امتی کو بالیقین حاصل نہیں

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے بلکہ انکے لئے یہ فضل بھی تھا کہ انکے قبل ایمان کی خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا اور انکو یہ اعزاز بخشا گیا کہ انکی اللہ کی راہ میں خرچ ایک مدّ بعد میں آنے والوں کے احد پہاڑ کے برابر نفاق فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ انکی ہجرت حق العین تھی انکا جہاد اور قتال سب سے افضل تھا۔ حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ ان سے بشری غلطیوں کا صدور ہوا ہے، مگر جب ان کو متنبہ کیا گیا تو فوراًوہ اس سے تائب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی کی ضمانت لی ہے(11)۔

(3) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مشاجرات کے حوالے سے انکے متعلق حسنِ ظن رکھا جائے، ان پر کسی قسم کا طعن نہ کیا جائے، انہیں کوئی بھی بہانہ بنا کر برا بھلا کہنا سراسر ضلالت ہے۔ کیوں‌کہ صحابہ کرام کے جن دو فریقوں میں اختلافات ہوئے، اس کی بنیاد اجتہاد تھا، جن دو جماعتوں کے درمیان جنگ ہوئی ان میں سے ہر ایک فریق اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا(12)-

(4) حضرت علی -رضی اللہ عنہ- اور حضرت معاویہ -رضی اللہ عنہ- کے درمیان جو بھی ہوا اس پہ توقف اختیار کیا جائے اور اسکے ساتھ یہ مؤقف رکھا جائے کہ ان دونوں کے درمیان جو کچھ تنزاع ہوا اس میں جناب علي -رضی اللہ عنہ- حق پہ تھے اور جناب معاویہ -رضی اللہ عنہ- کا اجتہاد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑنے میں درست نہیں تھا، تاہم فریقین میں سے کسی ایک کا بھی مقصد دنیاوی اغراض نہیں تھے، جس کے نتیجہ میں دونوں ہی عند اللہ ماجور ہوں گے(13).

(5) مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں بحث و تکرار سے گریز کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس کا نتیجہ سوائے خود کو شیطان کے حوالے کرنے کے اور کچھ نہیں ہے، کیونکہ ہم صحبتِ رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشّرف اور قابلِ صد احترام ہستیوں کو حق اور ناحق کے پلڑوں میں رکھنے کی جرات نہیں کرسکتے(14)۔

(6) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے بعد جو اختلاف اور فتنے برپا ہوئے اس کے بارے میں سکوت اور خاموشی واجب ہے۔ اور ان معاملات میں اپنی زبانوں کو آلودہ نا کیا جائے اور اہل السنّۃ کا ایمان ہے کہ جنگ جمل کا فتنہ جناب علی رضی اللہ عنہ جناب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا میں سے کسی کے اختیار میں نہیں رہا تھا اور یہ سب حضرات حقیقت میں مسلمانوں کے درمیان اصلاح کے لئے نکلے تھے اور یہ وہ ہستیاں ہیں جنھیں زبان رسالت سے ہي جنت کی بشارت ملي تھي(15)۔

(7) صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بلا تفریق محبت ضروری ہے اور ان کے ساتھ محبت کرنے میں افراط و تفریط سے کام نہ لے- اور ان میں کسی ایک سے محبت اور اس کے مقابلے میں دوسرے سے بغض کسی صورت میں درست نہیں، کیونکہ ان میں سے کسي کی شان میں گستاخی کرنا تباہی و بربادی اور صراطِ مستقیم سے دور ہونے کا باعث ہے(16)-

اس سلسلے میں بعض علماء محققین کا اقوال ذکر کرنا ضروري سمجھتا ہوں تا کہ قاري ان اقوال کے مطابق عمل کر سکیں:

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے جب جنگ جمل اور صفین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "دماء لم أغمس فيها يدي، أغمس فيها لساني"(17)- اللہ تبارک وتعالی نے ان خون سے میرے ہاتھ کو محفوظ رکھا میں بھي اپنے زبان کو ان امور سے محفوظ رکھوں- ابن تیمیۃ رحمہ اللہ اس سلسلے میں فرماتے هیں: "ولهذا أوصوا بالأمساک عما شجر بينهم لأنا لا نسأل عن ذلک"(18) صحابہ کرام

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میں جو آپسی اختلاف اور جنگیں ہوئیں اس پر سکوت اختیار کرے؛کیوں کہ کل قیامت کے دن ہم سے ان کے بارے سوال نہیں کیا جائیگا-

ابن حجر-رحمہ اللہ-اس بارے میں فرماتے ھیں:"واتفق أہل السنة علی وجوب منع الطعن علی أحد من الصحابة بسبب ما وقع لہم من ذلک، ولو عرف المحق منہم؛لأنہم لم یقاتلوا في تلک الحروب إلا عن اجتہاد، وقد عفا اللہ تعالی عن المخطئ في الاجتہاد، بل ثبت أنہ یؤجر أجراً واحداً، وأن المصیب یؤجر أجرین"(19)، اہل سنت اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ کے مابین واقع ہونے والے حوادث کی بنا پر ان میں کسی ایک صحابی پر طعن و تشنیع سے اجتناب واجب ہے، اگرچہ یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں صحابی کا موقف موقفِ حق تھا؛ کیوں کہ انہوں نے ان لڑائیوں میں صرف اپنے اجتہاد کی بنا پر حصہ لیا اور اللہ نے مجتہد مخطی کو معاف فرمادیا ہے، بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ مجتہد کے اجتہاد میں خطا ہو جائے تب بھی اسے ایک گنا اجر ملے گا، اور جس کا اجتہاد درست ہو گا اسے دو گنا اجر ملے گا۔

امام النووی-رحمہ اللہ-اس بارے میں فرماتے ھیں:"واعلم أن الدماء التي جرت بین الصحابة رضي اللہ عنہم لیست بداخلة في ہذا الوعید، ومذہب أہل السنة والحق: إحسان الظن بہم والإمساک عما شجر بینہم وتأویل قتالہم، وأنہم مجتہدون متأولون لم یقصدوا معصیة ولا محض الدنیا، بل اعتقد کل فریق أنہ المحق ومخالفہ باغ، فوجب علیہ قتالہ لیرجع إلي امر اللہ، وکان بعضہم مصیباً وبعضہم مخطئاً معذوراً في الخطأ؛ لأنہ لاجتہاد، والمجتہد إذا أخطأ لا إثم علیہ، وکان علي رضي اللہ عنہ ہو المحق المصیب في تلک الحروب، ہذا مذہب أہل السنة، وکانت القضایا مشتبہةً حتی أن جماعة من الصحابة تحیروا فیہا فاعتزلوا الطائفتین ولم یقاتلوا ولم یتیقنوا الصواب، ثم تأخروا عن مساعدتہم، واللہ اعلم"(20)، "اہلِ سنت اہل حق کا مذہب یہ ہے اہلِ سنت اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے۔ ان کے آپس کے اختلافات میں خاموشی اور ان کی لڑائیوں کی تاویل کی جائے۔ وہ بلا شبہ سب مجتہد اور صاحب رائے تھے معصیت اور نافرمانی ان کا مقصد نہ تھا اور نہ ہی محض دنیا طلبی پیش نظر تھی، بلکہ ہر فریق یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ وہی حق پر ہے اور دوسرا باغی ہے اور باغی کے ساتھ لڑائی ضروری ہے تاکہ وہ امر الٰہی کی طرف لوٹ آئے، اس اجتہاد میں بعض راہ صواب پر تھے اور بعض خطا پر تھے، مگر خطا کے باوجود وہ معذور تھے کیونکہ اس کا سبب اجتہاد تھا اور مجتہد خطا پر بھی گنہگار نہیں ہوتا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان جنگوں میں حق پر تھے اہلِ سنت کا یہی موقف ہے، یہ معاملات بڑے مشتبہ تھے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اس پر حیران و پریشان تھی جس کی بنا پر وہ فریقین سے علیحدہ رہی اور قتال میں انہوں نے حصہ نہیں لیا، اگر انہیں صحیح بات کا یقین ہو جاتا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معاونت سے پیچھے نہ رہتے۔"(21)،

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

"ان لڑائی جھگڑوں کو جو ان کے درمیان واقع ہوئے ہیں، نیک محمل پر محمول کرنا چاہیے اور ہوا و تعصب سے دور سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ وہ مخالفتیں تاویل واجتہاد پر مبنی تھیں، نہ کہ ہوا و ہوس پر۔ یہی اہل سنت کا مذہب ہے اس کے برخلاف بدگوئی و فضول گوئی پھوٹ پیدا کرتی ہے، جو شیطان کا کام ہے، وہ اس کے ذریعہ سے لوگوں میں غصہ، نفرت، عداوت، کینہ، حسد، نفاق کے بیج بوتا ہے"(22)۔

خلاصہ:

AL-AASAR Journal **Vol. 2, No. 1 (2025)**
Quarterly *Research Journal* **Online ISSN: 3006-693X**
www. al-aasar.com **Print ISSN: 3006-6921**

مسلمانوں میں سے جس نے بھی نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو، وہ شخص صحابی شمار ہو جاتا ہے۔

تمام صحابہ کرام فضیلت اور مرتبت کے اعلی مقام پر فائز ہیں ان ہستیوں کے فضائل و مناقب قرآن مجید اور صحیح احادیث میں بیشمار ذکر ہوئے ہیں لہذا اصحابہ کرام کے کمال عدالت و مناقبت پر ایمان رکھنا ضروري ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جو باہمی نزاعات ہوئے ہیں ان پر لب کشائی مناسب نہیں بلکہ ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائیں۔ ان پر کسی قسم کا طعن نہ کیا جائے، انہیں کوئی بھی بہانہ بنا کر برا بلا کہنا سراسر ضلالت ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام کے جن دو فریقوں میں اختلافات ہوئے، اس کی بنیاد اجتہاد تھا، جن دو جماعتوں کے درمیان جنگ ہوئی ان میں سے ہر ایک فریق اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا۔ اس سلسلے میں تمام صحابہ کرام اجتہاد کے اعلی درجہ پر فائز تھے، لہذا اجتہادی خطاؤں کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوں گے اگر ان میں سے کسی سے کوئی خطا بھی ہو گئی تو بھی ماجور ہوں گے لیکن وہ سب معصوم نہیں مگر وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ ضرور ہیں، اگر ان میں کسی سے بہي کوئی غلطي یا گناہ وغیرہ ہو گیا ہو تو ان کی مغفرت ہو جائے گی اس لیے کہ وہ مغفرت اور شفاعت نبوی کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حوالہ جات:

(1) خطیب بغدادی، (ت: 463هـ)، الکفایہ فی علم الروایہ، المکتبة العلمية - المدينة المنورة، ص: (49).
(2) خطیب بغدادی، (ت: 463هـ)، الکفایہ فی علم الروایہ، المکتبة العلمية - المدينة المنورة، ص: (51/1). ابن حجر العسقلاني (ت: 852هـ)، نزهَة النظر بشرح نخبة الفكر، ناشر: مطبعة الصباح، دمشق، طبعة: 2000م: (64). ابن جماعة، المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي، دار الفكر – دمشق الطبعة: الثانية، 1406، ص: (111/1). عبد الرحمن البراك، شرح العقيدة الطحاوية للبراك، دار التدمرية، الطبعة: الثانية، 2008 م، (ص: 356).
(3) أبو عمر يوسف القرطبي (ت: 463هـ)، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، محقق: علي محمد البجاوي، ناشر: دار الجيل، بيروت طبعة: الأولى، 1992م، عدد الأجزاء: (4)، (9/1).
(4) أحمد بن حنبل (ت: 241هـ)، مسند امام احمد، ط الرسالة (6/ 84)، طبعة الأولى،2001م رقم: (3600). الطبراني (ت: 360هـ) المعجم الكبير، دار النشر: مكتبة ابن تيمية – القاهرة، طبعة: الثانية، عدد الأجزاء: (25)، (9/ 112)، رقم: (8583).
(5) عبدالمحسن العباد البدر، عقيدة أهل السنة والجماعة في الصحابة الكرام ψ وأرضاهم، ناشر: دار ابن خزيمة، طبعة، الأولى: 2000م، عدد الأجزاء: (1)، ص: 17.
(6) الطبراني (ت: 360هـ)، الدعاء، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، طبعة: الأولى، 1413هـ، رقم: (2108)، ص581. أبو بكر الآجُرِّيُّ، (ت: 360هـ)، الشريعة، محقق: د.عبد الله دميجي، ناشر: دار الوطن، الرياض، السعودية، طبعة: الثانية، 1999م، عدد الأجزاء: (5)، رقم: (1995)، (2503/5). أحمد بن حنبل، (ت: 241هـ)، فضائل الصحابة، محقق: د. وصي الله محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة – بيروت، طبعة الأولى: 1983م، عدد الأجزاء: 2: رقم: (8)، (1/ 52). الألباني -رحمه الله- اپنی کتاب (سلسلة الأحاديث الصحيحة (448/5)) میں اس حدیث کے اوپر حسن کا حکم لگایا ہے۔
(7) أبو العباس ابن تيمية (ت: 728هـ)، العقيدة الواسطية: اعتقاد الفرقة الناجية المنصورة إلى قيام الساعة أهل السنة والجماعة، ناشر: أضواء السلف – الرياض، طبعة: الثانية 1999م، ص 249.
(8) محمد السفاريني، لوامع الأنوار البهية، (ت: 1188هـ)، ناشر: مؤسسة الخافقين ومكتبتها – دمشق، طبعة: الثانية 1982م، عدد الأجزاء: (2) (2/ 386).
(9) الطبراني (ت: 360هـ) المعجم الكبير، دار النشر: مكتبة ابن تيمية – القاهرة، طبعة: الثانية، عدد الأجزاء: (25)، (٢ / ٩٦).

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(10) ابن سعد (ت: 230هـ)، الطبقات الكبرى، تحقيق: محمد عبد القادر، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، طبعة: الأولى1990م، عدد الأجزاء: (8)، (248/6). إسماعيل الأصبهاني، (ت: 535هـ)، الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة، محقق: محمد المدخلي، ناشر: دار الراية – السعودية، طبعة: الثانية: 1999م، عدد الأجزاء: (2)، (521/1). ابن تيمية (ت: 728هـ)، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، طبعة: الأولى، 1986م، عدد مجلد: (9)، (254/6).

(11) ابن تيمية (ت: 728هـ)، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، طبعة: الأولى، 1986م، عدد مجلد: (9)، (254/6). ابن حجر العسقلاني، فتح الباري شرح صحيح البخاري، ناشر: دار المعرفة - بيروت، 1379هـ، عدد الأجزاء: (13)، (١٣ / ٤٣).

(12) إسماعيل الأصبهاني، (ت: 535هـ)، الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة، محقق: محمد المدخلي، ناشر: دار الراية – السعودية، طبعة: الثانية: 1999م، عدد الأجزاء: (2)، (521/1). ابن تيمية (ت: 728هـ)، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، طبعة: الأولى، 1986م، عدد مجلد: (9)، (254/6).

(13) النووي (ت: 676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، طبعة: الثانية، 1392هـ، عدد الأجزاء: (18)، كتاب الفتن، (390/2). ابن تيمية (ت: 728هـ)، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، طبعة: الأولى، 1986م، عدد مجلد: (9)، (254/6).

(14) ابن سعد (ت: 230هـ)، الطبقات الكبرى، تحقيق: محمد عبد القادر، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، طبعة: الأولى1990م، عدد الأجزاء: (8)، (248/6). النووي (ت: 676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، طبعة: الثانية، 1392هـ، عدد الأجزاء: (18)، كتاب الفتن، (390/2).

(15) ابن حجر العسقلاني، فتح الباري شرح صحيح البخاري، ناشر: دار المعرفة - بيروت، 1379هـ، عدد الأجزاء: (13)، (١٣ / ٤٣). النووي (ت: 676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، طبعة: الثانية، 1392هـ، عدد الأجزاء: (18)، كتاب الفتن، (390/2).

(16) أبو جعفر أحمد الأزدي، (ت: 321هـ)، عقيدة الطحاوية، شرح وتعليق: محمد ناصر الدين الألباني، ناشر: المكتب الإسلامي – بيروت، طبعة: الثانية، 1414 هـ، عدد الأجزاء: (1)، (ص: 81- 82). ابن أبي العز الحنفي، (ت: 792هـ)، شرح الطحاوية - تحقيق: أحمد شاكر، ناشر: وزارة الشؤون الإسلامية، والأوقاف والدعوة والإرشاد، طبعة: الأولى - 1418هـ، (ص: 475).

(17) ابن سعد (ت: 230هـ)، الطبقات الكبرى، تحقيق: محمد عبد القادر، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، طبعة: الأولى1990م، عدد الأجزاء: (8)، (248/6). إسماعيل

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

الأصبهاني، (ت: 535هـ)، الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة، محقق: محمد المدخلي، ناشر: دار الراية – السعودية، طبعة: الثانية: 1999م، عدد الأجزاء: (2)، (521/1).

(18) ابن تيمية (ت: 728هـ)، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، طبعة: الأولى، 1986م، عدد مجلد: (9)، (254/6).

(19) ابن حجر العسقلاني، فتح الباري شرح صحيح البخاري، ناشر: دار المعرفة - بيروت، 1379هـ، عدد الأجزاء: (13)، (١٣ / ٤٣).

(20) النووي (ت: 676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، طبعة: الثانية، 1392هـ، عدد الأجزاء: (18)، (١٣ / ٤٣).

(21) النووي (ت: 676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، طبعة: الثانية، 1392هـ، عدد الأجزاء: (18)، (390/2).

(22) مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، مکتوباتِ امام ربانی، مکتوب: (251، دفترِ اول).